شگفتہ یسین عباسی

اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اردو زبان میں رائج فارسی محاورے: ایک تجزیاتی مطالعہ

Abstract:

In any language wisdom is usually described with the help of idioms and proverbs that is why proverbs are very important in any particular language. Because these idioms and proverbs reflect depth of that language. Persian language which was the official and court language of this region for centuries. People of this region accepted this language in such a way that as this language has always been their own language .For example there are so many Persian idioms and proverbs used in Urdu language have been invented by the people of this region.As a proof we can say that people of subcontinent have been given a place in their minds and hearts in such a way that despite the effort of British they couldn’t completely remove this language from veins of people .In this article an attempt has been made to present some idioms and proverbs with their meanings to the readers which came into existence in this region and remained in use by the people.

Keywords: wisdom, subcontinent, Persian language, Proverbs

مقدمہ: ہر زبان میں حکمت اور دانائی کی باتوں کو عموماً ضرب الامثال یا محاوروں کی مدد سے بیان کیا جاتا ہے کیونکہ ضرب الامثال یقیناً لوگوں کے سالوں کے تجربوں کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ محاورہ لغت کی رو سے « وہ کلمہ یا کلام جسے اہل زبان نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص مفہوم کی لئے مخصوص کر لیا ہو» 1

محاورہ کو کہاوت اور ضرب المثل کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ ضرب المثل لغت کی رو سے « وہ جملہ جو مثال کے طور پر بار بار مشہور ہو» 2

کہاوتیں زیادہ تر یا تو کسی شاعر کے کسی شعری مصرع پر مشتمل ہوتی ہیں اور یا پھر اس کہاوت کی پیچھے یقیناً داستان چھپی ہوتی ہے۔

مثال کی طور پر: **چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی**

یہ زیب النساء مخفی سے منسوب ایک شعر کا دوسرا مصرع ہے۔ مکمل شعر کچھ یوں ہے:

شنیدم ترک خدمت کردعاقل خان بہ نادانی

چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ترجمہ: میں نے سنا ہے کہ عاقل خان نے نادانی میں اپنے کام سے استعفی دے دیا ہے، تو عقلمند انسان وہ کام ہی کیوں کرے کہ جس پر اس کو بعد میں پچھتانا پڑے۔

بر صغیر میں فارسی زبان کی صدیوں پر محیط تاریخ کو اگر ذہن میں رکھا جائے تو اس خطے میں اس زبان کا اثر ورسوخ کا پیدا ہونا اور لوگوں کا اس زبان سے وابستہ ہونا قدرتی امر ہے۔ برصغیر میں فارسی کا وجود چوتھی صدی ہجری سے ثابت ہوتا ہے جس کی مثال فارسی کی پہلی شاعرہ رابعہ قزداری کی ہے جو ایک سردار کی بیٹی تھی اور قزدار سے تعلق رکھتی تھی .اس کی علاوہ اس سرزمین پر فارسی کی محبوبیت کو دیکھتے ہوئے لرد متکاف(METCALFE LORD) 12 مئ 1832م کو ایک یادداشت میں لکھتے ہیں : «زبان فارسی میان عامۀ مردم رواج بیشتری دارد و تقریباً همه گروههای مردم این کشور آموختن زبان فارسی را لازم می دانند. این زبان شیرین، جامع، سلیس، و آسان است. بدین جهت در هندوستان نسبت به دیگر زبانها بیشتر به کار می رود»3

ترجمہ «فارسی زبان اس خطہ کی سب سے زیادہ رواج پا جانے والی زبان ہے اور تقریباً تمام لوگ ہی فارسی زبان کو سیکھنا لازمی سمجھتے ہیں۔ یہ زبان شیریں، جامع، سلیس اور آسان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دوسری زبانوں کی نسبت یہ زیادہ بولی جاتی ہے »

اسی لئے برصغیر کے بہت سے بڑے شاعر جن میں علامہ اقبال کا نام سرفہرست ہے، نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں کو ہی اپنے احساسات کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ برصغیر کے بیشتر لوگ اردو اور فارسی دونوں پر یکسان تسلط رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی جب انگریز نے اس سرزمین پر قدم رکھا تو اس نے انگریزی کو فارسی کی جگہ دے کر فارسی زبان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا لیکن اس خطے کے غیور لوگوں نے ہرگز اپنے اسلاف کی زبان کو پس پشت نہ ڈالا جس کی بہترین مثال اردو زبان میں مروج وہ ضرب الامثال اور کہاوتیں ہیں جو کہ ہمیں جابجا اپنی زبان میں نظر آتی ہیں اور لوگ آج بھی اپنا مطمع نظر بیان کرنے کے لئے ان سے مدد لیتے ہیں۔ اس مقالے میں کوشش کی

گئی ہے کہ فارسی کی کہاوتوں پر مشتمل ایسی کچھ مثالیں بیان کی جائیں جو خالصتاًاس خطے میں وجود میں آئیں اور ان کا ایرانی قوم یا سرزمین سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کو ایسے ہی بولا اور سمجھا جاتا ہے کہ جیسے وہ اردو کا ہی عضو لاینفک ہیں. البتہ یہاں ایک بات کا ذکر کرنا لازم سمجھتی ہوں کہ اس مقالے کو تحریر کرنے میں، مقالہ نویس نے مقبول الٰہی صاحب کی کتاب «اردو میں مستعمل عربی وفارسی ضرب الامثال» کو بنیاد بنایا ہے جس میں سینکڑوں کی تعداد میں عربی کے علاوہ فارسی ضرب الامثال بیان کی گئی ہیں جو کہ یقیناً بہت ہی مفید کام ہے لیکن کتاب میں فارسی ضرب الامثال کو دیکھنے سے یہی تاثر ملتا ہے کہ شاید یہ تمام ضرب الامثال ایران کی سرزمین سے یہاں وارد ہوئی ہیں جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے اسی لئے ان میں سے سب کو تو ایک مقالے میں بیان کرنا ممکن نہیں لیکن کچھ کو یہاں بیان کر دیا گیا ہے تاکہ اس بات کو سمجھا جاسکے کہ فارسی زبان نہ صرف ایران میں بلکہ اس سرزمین پر بھی ہمیشہ سے مقبول اور محبوب رہی ہے.

- **از آدم تا این دم** (آدم سے لے کر اس دم تک)4

روز اول سے لے کر آج تک. یہ عموماً تاکید کرنے کے لئے کہی جاتی ہے کہ ہر گز تاریخ میں ایسی بات نہ ہوئی.

- **از بیضه خاکی جوزه نه زاید** (خاکی انڈے سے چوزہ پیدا نہیں ہوتا) 5

فارسی زبان مین «نہ زاید» کو اگر صحیح اور درست طریقے سے لکھا جائے تو یہ نمی زاید ہونا چاہیئے. یہ مثل اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بالکل ہی نااہل ہو، جس سے نتیجہ خیز کام کی توقع نہیں کی جاسکتی .

- **اگر پدر نتواند پسر تمام کند.** (اگر باپ نہ کرسکے تو بیٹا پورا کرے)

اگر باپ اپنی ذمہ داری پورا نہیں کر سکتا تو یقیناً بیٹے کے سر پر ذمہ داری آتی ہے اور وہ یہ ذمہ داری پوری کرے گا.

- **الله بس باقی هوس** (ایک اللہ کافی ہے، باقی ہوس ہے) 6

یہ اس وقت بولا جاتا ہے کہ جب کسی کو عاقبت اندیشانہ نصیحت کرنا ہو کہ بس ہر چیز کے لئے اللہ ہی کافی ہے باقی سب دنیا کی ہوا و ہوس ہے جو ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی ۔

- ایاز : قدر خویش بشناس (اے ایاز! اپنی حیثیت پہچان)7

فارسی زبان میں ویسے تو قدر سے مراد اہمیت اور قدر و منزلت ہے لیکن یہ اس محاورے میں حدود اور قیود یا حیثیت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ ایاز محمود غزنوی کا چھیتا غلام تھا جس کی وجہ سے وہ محمود کے بہت قریب تھا۔ لیکن اس کی بھی کچھ حدود بتائی جاتی تھی ان لوگوں کی طرف سے جو اس سے دل ہی دل میں حسد کرتے تھے۔

- ایجاد بندہ اگرچہ گندہ (یہ اس خاکسار کی ایجاد ہے اگرچہ گندی ہے)8

اس ضرب المثل کو عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ جب کوئی اپنی غیر معقول چیز کسی کو دینے پر مصر ہو تو یہ کہتا ہے جبکہ یہ مفہوم بالکل غلط لیا جاتا ہے۔ اصل میں جب کوئی شخص اپنی بنائی ہوئی چیز کسی کو پیش کرے تو وہ اپنی کسر نفسی کے تحت یہ مثل بولتا ہے۔

- آب آمد تیمم برخاست (پانی آجائے تو تیمم رخصت 9)

مسلمانوں میں عبادت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو تیمم کی اجازت ہوتی ہے لیکن جب پانی میسر آجائے تو گویا تیمم منسوخ ہو جاتا ہے۔ یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب کوئی کسی کا قائم مقام مقرر ہو لیکن جب اصل بندہ آجائے تو قائم مقام کی حیثیت خود بہ خود ختم ہو جاتی ہے۔ یہ مثل ایسے موقعوں پر بولی جاتی ہے۔

- **آشنایی ملاتا سبق** (ملا سے واقفیت سبق تک)10

یہ خود غرض بندوں کے متعلق ہے کہ جب تک مطلب ہے آشنائی ہے اور جب مطلب نکل گیا تو تو کون اور میں کون؟

- **باادب بانصیب، بی ادب بی بصیب** (ادب والا خوش نصیب اور بے ادب بدنصیب)11

زیادہ تر تعلیم و تربیت کی ترغیب کیے لئے بولا جاتا ہے۔ کیونکہ ادب سے جو فوائد دوسروں سے حاصل ہو سکتے ہیں وہ بے ادبی سے نہیں ہو سکتے۔

- **باادب باش تابزرگ شوی** (باادب رہو تاکہ کسی مقام تک پہنچ سکو)

یہ مقولہ باادب بانصیب کا مصداق ہے اگر آپ دوسروں کو ادب دینا جانتے ہیں تو یقیناً دوسرے بھی آپ کو نہ صرف ادب دیں گے بلکہ مقام و مرتبہ بھی دیں گے.

- **بامسلمان اللہ اللہ بابرھمن رام رام** (مسلمان کے ساتھ اللہ اللہ کا ورد اور برہمن کے ساتھ رام رام کا)12

یہ ضرب المثل ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جو جس محفل میں ہوتے ہیں اسی کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں.

- **برمزار ماغریبان نی چراغی نی گلی** (ہم غریبوں کے مزار پر چراغ ہے نہ پھول)13

نی پر پروانہ سوزدنی صدای بلبلی (نہ یہاں پروانے کا پر جلتا ہے اور نہ ہی بلبل کی آواز آتی ہے)

یہ شعر نہ صرف ملکہ نور جھان سے منسوب ہے بلکہ اس کی قبر پر بھی کندہ ہے. جس سے مراد عاجزی و انکساری اور قبر کی بے کسی لی جاسکتی ہے۔

- **بعد از محرم یاحسین** (محرم کے بعد امام حسین کا ماتم)14

صحیح وقت گزرنے کے بعد اگر کوئی کام کیا جائے تو اس موقع پر یہ ضرب المثل بولی جاتی ہے

- **پاجی بہ طواف کعبہ حاجی نشود.** (دل کا بد آدمی کعبہ کا طواف کرنے سے حاجی نہیں ہو جاتا 15)

انسان جو طبیعتاً برا ہو وہ عبادات سے حاجی نہیں ہو سکتا.

- **پدرم سلطان بود** (میرا باپ بادشاہ تھا)16

جب انسان خود کچھ نہ سکے اور صرف اپنے اجداد کی عظمتوں پر اتراتا ہو اس کے اس فعل کے جواب میں کہا جاتا ہے .

- **پیر شو وبیاموز** (بڑھاپے تک سیکھو)

علم کو زندگی کے کسی حصے میں بھی سیکھا جاسکتا ہے. اس لئے کہا جاتا ہے کہ علم سیکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی.

- **پیش مردان چہ گندم چہ جو** (مردوں کے سامنے کیا گندم کیا جو)

یہاں مرد سے مراد مرد درویش ہے جس کو لذات دنیوی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اس کو جو میسر آجائے وہ اسی پر شاکر رہتا ہے۔

- **تدبیر کند بندہ تقدیر کند خندہ** (انسان تدبیر کرتا ہے اور تقدیر ہنستی ہے)17

انسان خود تو بہت سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے لیکن تقدیر اپنا کام کرتی ہے یعنی ضروری نہیں کہ انسان کی ہر کوشش کار گر ثابت ہو.

- **ترکی تمام شد** (یعنی ترک زبان ہونا یا ترک ہونا بے اثر ہوا)

یعنی تمام فخر و مباہات، رعب وداب اب ختم ہو گئے ہیں وقت بدل گیا ہے.

- **تن همہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نهم** (سارا بدن ہی زخم زخم ہو گیا ہے میں روئی کا پھاھا کہاں کہاں رکھوں)18

یہ اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب انسان اتنی مصیبتوں اور صعبتوں میں گھر گیا ہو کہ اس کی سمجھ میں نہ آتا ہو کہ کس کس چیز کا علاج کرے.

- **جای استاد خالی است.** (استاد کی جگہ خالی ہے)

استاد کی جگہ ہمیشہ خالی ہوتی ہے اکثر کام کے دوران کسی کے مشورے یا تجویز کی جگہ خالی رہتی ہے یہ مثل اس موقع پر بولی جاتی ہے

- **جبل بگردد، جبلی نگردد.** (پہاڑ تو اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے لیکن انسانی فطرت نہیں بدل سکتی)

یہ ایک حقیقت ہے کہ مادہ چیزوں کا بدل جانا ممکن ہے لیکن کسی چیز کی جبلت اور فطرت کا بدلنا ناممکنات میں سے ہے. اس معنی میں یہ مثل استعمال ہوتی ہے .

- **چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی** (عقلمند انسان وہ کام ہی کیوں کرے جس پر بعد میں اس کو پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے)

یہ اورنگزیب عالمگیر کی بیٹی زیب النسا مخفی سے منسوب ایک شعر کا مصرع ہے. اس شعر کی مطابق عقلمند انسان کبھی ایسے کام کا متحمل نہیں ہو سکتا جس پر بعد میں اس کو پچھتاوا ہو.

- **چراغ مفلسی نوری ندارد**19 (غریبوں کے چراغ میں روشنی نہیں ہوتی)

اس مثل سے مراد یہ ہے کہ غریبوں کے پاس اگر صلاحیت اور خوبیاں ہوں بھی تو بھی کسی کو دکھائی نہیں دیتی.

- **چراغ مقبلاں ہر گز نمیرد** (خوش بختوں کا چراغ کبھی نہیں بجھتا)20

جب تک بخت بلند رہتا ہے. سب کام بغیر اہلیت کے سرانجام پاتے رہتے ہیں. جن کے کام بغیر کوشش اور تگ ودو کے بنتے رہتے ہیں. ایسے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔

- **چھار چیز است تحفہ ملتان** (ملتان کے چار تحفے ہیں)

گرد، گرما، گدا و گورستان (گرد و غبار، گرمی، بھکاری اور قبرستان)

دراصل ملتان میں ان چار چیزوں کی افراط رہتی ہے اس لئے یہ مثل ملتان کے حوالے سے بہت معروف ہے۔

- **چہ داند بوزنہ لذات ادرک** (بندر کیا جانے ادرک کا مزہ)

جب کسی نے کوئی چیز چکھی ہی نہ ہو تو وہ اس کے مزے کو کیسے جان سکتا ہے یا کسی ایسے کام کا کوئی لطف کیسے اٹھا سکتا ہے جس نے وہ کیا ہی نہ ہو۔

- **حکمت چین، حجت بنگالہ** (چین کی حکمت، بنگال کی حجت)

ہر رنگ، نسل اور قوم کی کچھ خاص خصوصیات ہوتی ہیں جن کو اس ضرب المثل میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے .

- **خود فراموشی کند، تھمت دھد استاد را** (بھولتا خود ہے اور تہمت استاد پر دھرتا ہے)

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب انسان کام خود خراب کرے اور اس کا الزام دوسروں کے سر پر ڈال دے۔

- **دخل در معقولات** (معقول باتوں میں دخل)

یہ اس وقت بولی جاتی ہے جب انسان بغیر کسی ضرورت کے دوسروں کے کاموں میں مداخل شروع کردے.

- **دروغ بر گردن راوی** (جھوٹ روایت کرنے والے کی گردن پر)

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب انسان کسی کی کہی ہوئی بات کو دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے. کیونکہ اس روایت کے جھوٹ یا سچ کا الزام بیان کرنے والے کے سر پر ہے نا کہ نقل کرنے والے پر.

- **دعوت شیراز** (شیراز کی دعوت)

یہ اس موقع پر بولی جاتی ہے جب مہمانوں کو دعوت دی جائے لیکن یہ بتانا مقصود ہو کہ یہ کوئی بہت پر تکلف دعوت نہیں بلکہ سیدھا سادھا سا کھانا ہے تو اس موقع پر یہ مثل بولی جاتی ہے.

- **دل بی ایمان تلاوت قرآن** (دل تو بے ایمان ہے اور تلاوت قرآن ہو رہی ہے) 21

یہ منافقانہ رویے کو بیان کرنے کے لئے بولی جاتی ہے کہ جس میں انسان کے دل میں کچھ اور ہو لیکن ظاہری طور پر وہ نیک اور پارسا ہونے کا دکھاوا کر رہا ہو.

- **رقص کردن خود نداند** (رقص کرنا خود نہ جانے)

صحن را گوید کج است (صحن سے کہے ٹیڑھا ہے) 22

یہ ضرب المثل ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا کی مصداق ہے. یعنی کام خود نہ آتا ہو اور الزام دوسروں پر دھرے۔

- **زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم** (میری دوست کی زبان ترکی ہے اور ترکی مجھے نہیں آتی) 23

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب انسان اپنی پسندیدہ شخصیت کو اختلاف زبان کی وجہ سے کوئی نہ سمجھا سکے اور نہ اس کی بات اس کو سمجھ آئے۔

- **سفر وسیلہ ظفر** (سفر کامیابی کا ذریعہ ہے) 24

جب کوئی کام نہ بن پا رہا ہو تو یہ مثل بولی جاتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کہیں اور سفر کیا جائے تو شاید وہاں آپ کی قابلیت اور قسمت میں بہتری آ جائے. مسلمانوں کو بھی چونکہ ہجرت کی تلقین کی گئی تھی. اس لئے بھی سفر کرنے کو کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔

- **فارسی را تنگ توڑم تا کہ او لنگری شود** (فارسی کی ٹانگ توڑوں تا کہ وہ لنگڑی ہو جائے) 25

اس مثل میں پنجابی کا لفظ ٹنگ یعنی ٹانگ بھی استعمال ہوا ہے. اور یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب کسی کو ز باندانی پر فخر ہو تو یہ جملہ بولا جاتا ہے.

- **فارسی فورسی نمی دانم سیدھی/سدھڑی بگو** (فارسی وغیرہ نہیں جانتا سیدھی طرح بات کرو)26

یہ مثل اس لئے بولی جاتی ہے کہ موقع محل دیکھ کر اور سننے والوں کی صلاحیت کے مطابق بات کرنی چاہئے

- **قاضی بہ رشوت راضی** (قاضی رشوت سے راضی ہو جاتا ہے)27

یہ مثل عدل وانصاف پر ایک طرح سے تنقید کے طور پر بولی جاتی ہے کہ جب کوئی قاضی حق بات کا ساتھ نہ دے تو پھر یہ مثل بولی جاتی ہے۔

- **قدر مردم بعد مردن** (آدمی کی قدر اس کے مرنے کے بعد ہوتی ہے)28

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب انسان دنیا سے چلا جائے اور پھر اس کی تعریف کی جائے جبکہ جب تک وہ زندہ تھا اس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔

- **گر ضرورت بود رواباشد**. (اگر ضرورت ہو تو رواو جائز ہے)29

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب ظاہراً ناجائز کام بھی جائز ہو جاتے ہیں جیسے کہ جان کا خطرہ ہو تو حرام کھانا بھی جائز ہوتا ہے۔

- **گذشتہ راصلوہ، آئندہ راا حتیاط** (گزرے ہوئے کام پر صلوہ بھیجو اور آنے والے کے لئے احتیاط کرو)

یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے کہ جب انسان غلطی یا غفلت سے کوئی نقصان کر بیٹھتا ہے اور پھر اس پر کڑھتا رہتا ہے تو بڑے نصیحت کرتے ہیں کہ گزری ہوئی بات کو بھول جاؤ اور آئندہ کے لیے احتیاط کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔

- **مدعی سست گواہ چست**. (مقدمہ کرنے والا سست اور گواہ چست)

یہ مثل بہت ہی زیادہ معروف امثال میں شمار ہوتی ہے اور یہ جب بولی جاتی ہے کہ جب دعوہ کرنے والا تو اتنی دلچسپی نہ لے لیکن اس کے گواہ اس سے زیادہ مستعد ہوں۔

- **مطلب سعدی دیگر است** (سعدی کی بات کا مطلب کچھ اور ہے)30

یعنی جب ذو معنی بات کی جائے کہ سننے والا کوئی اور مطلب بیان کرے جبکہ بیان کرنے والے کا کوئی اور مقصد ہو تو اس وقت یہ مثل بولی جاتی ہے۔

- **نیکی برباد گنہ لازم** (نیکی ضائع ہوئی اور گناہ لازم ہوا)

جب کسی سے نیکی اور احسان والا معاملہ کیا جائے اور وہ بجائے احسان ماننے کے الٹا الزام تراشی کرے تو یہ مثل بولی جاتی ہے۔

- **ھنوز دلی دور است** (ابھی دلی دور ہے) 31

یہ ضرب المثل بھی بہت معروف ہے اس معنی میں کہ ابھی آزمایش اور مقابلے کا وقت نہیں آیا ابھی کچھ وقت باقی ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں.

اس طرح کے بے شمار اور محاورے اور ضرب الامثال موجود ہیں جن سب کو ایک مقالے کے اندر سمونا امر محال ہے. اس لئے انہیں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے

حاصل کلام:

اس تحقیق کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صدیوں پر محیط فارسی زبان کو اس خطے سے رخت سفر باندھے بہت عرصہ بیت گیا لیکن پھر بھی اس زبان کا اثر و نفوذ ابھی تک ہماری قومی زبان اردو پر دکھائی دیتا ہے اسی لیے ہم بہت ہی آرام سے یہ دعوا کر سکتے ہیں کہ فارسی اور اردو کا تعلق ظاہری اور سرسری نہیں بلکہ دونوں زبانیں ہی ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں. اردو کے بیشتر الفاظ فارسی سے لئے گئے ہیں اس لئے جتنی اچھی فارسی سے شناسائی ہو گی اتنی ہی اردو زبان میں صراحت کے ساتھ ساتھ شائستگی پیدا ہو گی.

حوالہ جات

1. فیروزالدین، فیروزاللغات، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، کراچی، 2010، ص1210
2. ایضاً، ص869
3. سید محمد عبداللہ، ‹‹فارسی در دورہ کمپانی شرکت شرقی›› مشمولہ فصلنامہ دانش26، مترجم انجم حمید، فصلنامہ رایزنی فرھنگی ج—ا-ایران اسلام آباد. 1991، ص109-110
4. مقبول الہی، اردو میں مستعمل عربی و فارسی ضرب الامثال، ادارہ فروغ قومی زبان، اسلام آباد، 2021، ص10
5. ایضاً، ص15
6. ایضاً، ص24
7. ایضاً، ص29
8. ایضاً
9. ایضاً، ص34
10. ایضاً، ص36
11. ایضاً، ص40
12. ایضاً، ص42
13. ایضاً، ص45
14. ایضاً، ص48
15. ایضاً، ص50
16. ایضاً، ص51
17. ایضاً، ص53
18. ایضاً، ص58
19. علی اکبر دہخدا، امثال و حکم، جلد اول، انتشارات امیر کبیر، تھران، 1990، ص620

20. مقبول الٰہی، اردو میں مستعمل عربی و فارسی ضرب الامثال، ادارہ فروغ قومی زبان، اسلام آباد، 2021، ص67
21. ایضاً، ص101
22. ایضاً، ص110
23. ایضاً، ص113
24. ایضاً، ص119
25. ایضاً، ص146
26. ایضاً
27. ایضاً، ص149
28. ایضاً، ص151
29. ایضاً، ص167
30. ایضاً، ص182
31. ایضاً، ص211